فتاویٰ برطانیہ

تالیف

مفتی غلام رسول

دارالعلوم قادریہ جیلانیہ۔ لندن (برطانیہ)

حسبِ ارشاد

حضرت قبلہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب گیلانی دامت برکاتہم

(لندن)

ناشر

دارالعلوم قادریہ جیلانیہ انٹرنیشنل مسلم موومنٹ

والتھم سٹو، لندن۔ برطانیہ

(۳) الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام اندریں مسئلہ کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کے نام کے ساتھ علیہ السلام نہیں لکھنا چاہیئے کیونکہ یہ لفظ (علیہ السلام) انبیاء کے ساتھ خاص ہے۔ اس کا جواب مطلوب ہے۔

سائل

سید عبدالحمید شاہ (صاحب)

کونٹری روڈ مکان نمبر ۵۴، برمنگھم، برطانیہ

الجواب ھو الموفق للصدق والصواب

امام حسین علیہ السلام و دیگر ائمۃ اہل بیت اطہار کے ناموں کے ساتھ علیہ السلام لکھنا جائز ہے امام فخر الدین رازی المتوفی ۶۰۶ھ، فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہل بیت آپ کے ساتھ سلام میں مساوی ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا سلام علی آل یٰسین (صواعق محرقہ ص۸۹) شاہ عبدالحق محدث دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ، فرماتے ہیں کہ متقدمین میں اہل بیت رسول الغنی ذریت و ازواج مطہرات پر سلام کہنا متعارف تھا اور مشائخ اہل سنت کی کتابوں میں اس کی کتابت پائی جاتی تھی (اشعۃ اللمعات ص۴۲۴) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی المتوفی ۱۲۳۹ھ لکھتے ہیں کہ لفظ سلام کا غیر انبیاء کی شان میں کہہ سکتے ہیں۔ جس کی سند یہ ہے کہ اہل سنت کی کتب قدیمہ حدیث میں علی الخصوص

ابو داؤد و صحیح بخاری میں حضرت علی و حضرات حسنین و حضرت فاطمہ و حضرت خدیجہ رض و حضرت عباس کے ذکر کے ساتھ لفظ علیہ السلام مذکور ہے البتہ بعض علماء ماوراء النہر نے شیعہ کی مشابہت کے لحاظ سے اس کو منع لکھا ہے لیکن فی الواقع بڑوں کی مشابہت امرِ خیر میں منع نہیں ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ پہلی کتاب اصول حنفیہ کی شاشی ہے اس میں نفس خطبہ میں بعد حمد و صلوٰۃ کے لکھا ہے والسلام علی ابی حنیفۃ واحبابہ یعنی سلام نازل ہو حضرت ابو حنیفہ پر اور آپ کے احباب پر اور ظاہر ہے کہ مرتبہ حضرات موصوفین کا جن کا نام نامی اوپر مذکور ہوا ہے، حضرت امام اعظم سے کم نہیں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اہلِ سنت کے نزدیک بھی لفظ سلام کا ان بزرگوں کی شان میں بہتر ہے اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ لفظ سلام غیر انبیاء کی شان میں کہنا چاہیئے، چنانچہ یہ حدیث ہے، علیہ السلام تحیۃ الموتی یعنی اموات کی شان میں علیہ السلام کہنا ان کے لیے تحفہ ہے یعنی بلا تخصیص ہر میت مسلمان کے لیے لفظ علیہ السلام کا تحفہ ہے تو اہلِ اسلام میں غیر انبیاء کی شان میں بھی علیہ السلام کہنا شرعاً ثابت ہے (فتاوٰی عزیزیہ ص ۲۳۵) اس سے ظاہر ہے کہ لفظ علیہ السلام امام حسین علیہ السلام و اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کے اسماء گرامیوں کے ساتھ شرعاً جائز ہے اور بقول شاہ عبد الحق محدث دہلوی متقدمین کے نزدیک اہلِ بیت اطہار کے ناموں کے ساتھ لفظ علیہ السلام کہنا متعارف تھا، امام بخاری المتوفی ۲۵۶ھ ہجر، ابو داؤد المتوفی ۲۷۹ھ ہجر، حافظ ابن حجر عسقلانی رح المتوفی ۸۵۲ھ ہجر، علامہ کرمانی المتوفی ۷۹۶ھ ہجر امام فخر الدین رازی المتوفی ۶۰۶ھ ہجر، امام کلبی المتوفی ۲۰۴ھ ہجر، علامہ ابوبکر جصاص المتوفی

۳۷۰ھ، علامہ ابن عبد البر المتوفی ۴۶۳ھ، محب الدین طبری المتوفی ۶۹۴ھ
ابن اثیر جوزری المتوفی ۶۳۰ھ، علامہ ابنِ قتیبہ المتوفی ۲۷۶ھ، ابن عبد ربہ
المتوفی ۳۲۸ھ قاضی ابوبکر باقلانی المتوفی ۴۰۳ھ، علامہ ابنِ جوزی المتوفی
۵۹۵ھ، امام غزالی المتوفی ۵۰۵ھ حافظ ابو نعیم اصبہانی المتوفی ۴۳۰ھ
علامہ یاقوت حموی المتوفی ۶۲۶ھ، ابنِ حجر مکی المتوفی ۹۷۴ھ، قاضی ثناء
اللہ پانی پتی المتوفی ۱۲۲۵ھ، محمد قاسم نانوتوی دیوبندی المتوفی ۱۲۹۷ھ
وغیرہم تمام اپنی اپنی کتب وتصانیف میں اہلِ بیت اطہار کے اسماء کے ساتھ لفظ
علیہ السلام لکھتے آئے ہیں، جس سے ظاہر ہے کہ امام حسین و اہلِ بیت اطہار
کے اسماء کے ساتھ لفظ علیہ السلام لکھنا اور کہنا جیسے کہ شرعاً جائز ہے اسی
طرح تعامل علماءِ اسلام سے بھی ثابت ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

مفتی غلام رسول، برمنگھم ۱۱ برطانیہ

۲۶، جنوری ۱۹۸۸ء